No. of Printed Pages : 9

BUDC-103

B.A. Hons. (Urdu) (BAUDH)

Term-End Examination

December, 2024

BUDC-103 : Study of Modern Urdu Nazm

Time : Three Hours] *[Maximum Marks : 100*

نوٹ:۔ سبھی سوالوں کے جواب لازمی ہیں۔ اور تمام سوالوں کے نمبر برابر ہیں۔

۱۔ جدید اردو نظم کے سماجی، سیاسی اور تہذیبی پس منظر سے بحث کیجیے۔

یا

محمد حسین آزاد کی حیات و خدمات پر روشنی ڈالتے ہوئے ان کی نظم نگاری کا جائزہ لیجیے۔

۲۔ جوش ملیح آبادی کی حیات و ادبی خدمات اور ان کی نظم نگاری کے حوالے سے تفصیلی مضمون لکھیے۔

یا

ساحر لدھیانوی کی حیات و ادبی خدمات بیان کرتے ہوئے ان کی نظم نگاری پر مفصل اظہار خیال کیجیے۔

۳۔ اختر شیرانی کی حیات و ادبی خدمات پر گفتگو کرتے ہوئے ان کی نظم نگاری پر مفصل روشنی ڈالیے۔

یا

میراجی کی حیات و ادبی خدمات اور ان کی نظم نگاری پر مفصل اظہار خیال کیجئے۔

۴۔ جدید اردو نظم کے مضوعات پر روشنی ڈالتے ہوئے اس کے آغاز و ارتقا سے بحث کیجئے۔

یا

ساحرلدھیانوی کی حیات و ادبی خدمات بیان کرتے ہوئے ان کی نظم نگاری پر مفصل روشنی ڈالیے۔

۵۔ درج ذیل نظم کا بند کس کی نظم سے ماخوذ ہے؟ وضاحت کرتے ہوئے اس بند کا تجزیہ کیجئے۔

اے ماؤ ! بہنو! بیٹیو! دنیا کی زینت تم سے ہے
ملکوں کی بستی ہو تمہیں، قوموں کی عزت تم سے ہے
تم گھر کی ہو شہزادیاں، شہروں کی ہو آبادیاں
غم گیں دلوں کی شادیاں، دکھ سکھ میں راحت تم سے ہے
تم ہو تو غربت ہے وطن، تم بن ہے ویرانہ چمن
ہو دیس یا پردیس، جینے کی حلاوت تم سے ہے
نیکی کی تم تصویر ہو، عفت کی تم تدبیر ہو
ہو دین کی تم پاسباں، ایماں سلامت تم سے ہے

فطرت تمہاری ہے حیا، طینت میں ہے مہر و وفا

گھٹی میں ہے صبر و رضا، انساں عبارت تم سے ہے

مردوں میں ست والے تھے جو، ست بیٹھے اپنا کب کا کھو

دنیا میں اے ستونتیو! لے دے کے اب ست تم سے ہے

مونس ہو خاوندوں کی تم، غم خوار فرزندوں کی تم

تم بن ہے گھر ویران سب، گھر بھر میں برکت تم سے ہے

تم آس ہو بیمار کی، ڈھارس ہو تم بے کار کی

دولت ہو تم نادار کی، عُسرت میں عشرت تم سے ہے

آتی ہو اکثر بے طلب، دنیا میں جب آتی ہو تم

پر موہنی سے اپنی یہاں، گھر بھر پہ چھا جاتی ہو تم

یا

درج ذیل نظم کے متن کا تجزیہ اپنے الفاظ میں کیجیے۔

سب رات مری سپنوں میں گزر جاتی ہے اور میں سوتا ہوں

پھر صبح کی دیوی آتی ہے

اپنے بستر سے اٹھتا ہوں، منہ دھوتا ہوں

لایا تھا کل جو ڈبل روٹی

اس میں سے آدھی کھائی تھی

باقی جو بچی وہ میرا آج کا ناشتہ ہے

دنیا کے رنگ انوکھے ہیں

جو میرے سامنے رہتا ہے اس کے گھر میں گھر والی ہے

اور دائیں پہلو میں اک منزل کا ہے مکاں، وہ خالی ہے

اور بائیں جانب اک عیاش ہے، جس کے یہاں اک داشتہ ہے

اور ان سب میں اک میں بھی ہوں لیکن بس تو ہی نہیں

ہیں اور تو سب آرام مجھے اک گیسوؤں کی خوشبو ہی نہیں

فارغ ہوتا ہوں ناشتے سے اور اپنے گھر سے نکلتا ہوں

دفتر کی راہ پہ چلتا ہوں

رستے میں شہر کی رونق ہے، اک تانگہ ہے، دو کاریں ہیں

بچے مکتب کو جاتے ہیں اور تانگوں کی کیا بات کہوں

کاریں تو چھچھلتی بجلی ہیں، تانگوں کے تیروں کو کیسے سہوں

یہ مانا ان میں شریفوں کے گھر کی دھن دولت ہے، مایا ہے،

کچھ شوخ بھی ہیں، معصوم بھی ہیں

لیکن رستے پر پیدل، مجھ سے بدقسمت، مغموم بھی ہیں

تانگوں پر برق تبسم ہے

باتوں کا میٹھا ترنم ہے

اکساتا ہے دھیان یہ رہ رہ کر قدرت کے دل میں ترحم ہے؟

ہر چیز تو ہے موجود یہاں، اک تو ہی نہیں

اور میری آنکھوں میں رونے کی ہمت ہی نہیں، آنسو ہی نہیں

جوں توں رستہ کٹ جاتا ہے اور بندی خانہ آتا ہے

چل کام میں اپنے دل کو لگا، یوں کوئی مجھے سمجھاتا ہے

میں دھیرے دھیرے دفتر میں اپنے دل کو لے جاتا ہوں

نادان ہے دل، مورکھ بچہ، اک اور طرح دے جاتا ہوں

پھر کام کا دریا بہتا ہے اور ہوش مجھے کب رہتا ہے

جب آدھا دن ڈھل جاتا ہے تو گھر سے افسر آتا ہے

اور اپنے کمرے میں مجھ کو چپراسی سے بلواتا ہے

وں کہتا ہے، ووں کہتا ہے لیکن بے کار ہی رہتا ہے

میں اس کی ایسی باتوں سے تھک جاتا ہوں، تھک جاتا ہوں

پل بھر کے لیے اپنے کمرے کو فائل لینے آتا ہوں

اور دل میں آگ سلگتی ہے، میں بھی جو کوئی افسر ہوتا

اس شہر کی دھول گلیوں سے کچھ دور مرا بھی گھر ہوتا اور تو ہوتی!

لیکن میں اک منشی ہوں تو اونچے گھر کی رانی ہے

یہ میری پریم کہانی ہے اور دھرتی سے بھی پرانی ہے

×××××××